# شق القمر سے متعلق روایات کی تشریح وتوضیح

# *Interpretation and explanation of the traditions related to Shaq-ul-Qamar*

**Hafiza Aticka Aslam**
*M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of The Punjab:*
atickaaslam@gmail.com

**Muhammad Rouf Ul Hassan**
*M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of The Punjab:*
rauf.ul.hassan1122@gmail.com

**Abstract:**
*Allah gave many miracles to all the prophets, but their miracles were only for their people. Similarly, Allah also granted many miracles to the Prophet (PBUH), but his miracles are for all mankind until the day of judgment . The greatest miracle of the Holy Prophet (PBUH) is the Holy Quran. Another miracle of the Prophet (PBUH) is the division of the moon (Shaq-ul-Qamar), Which was demanded by the infidels of Mecca. Even after seeing the miracle, the infidels of Makkah denied it by calling it magic. In this article, the hadiths in the Sahiheen (Sheh Bukhari and Sheh Muslim) related to division of moon (Shaq-ul-Qamar) will be collected, they will be interpreted and explained. After that, the objections of the denying hadith will be answered and then the sayings of the scholars will be explained. Everything will be explained with reference*

**Keywords:** *Miracle, Shaq-ul-Qamar, Ahadiths, Interpretation, explanation*

اللہ تعالی نے تمام انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور ان کو پیدا کر کے ایسے ہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ انسانوں کی ہدایت کا سامان بھی مہیا کیا۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کتابیں اور صحائف نازل فرمائے اور مختلف اوقات وادوار میں مختلف علاقوں میں انبیاء اور رسول مبعوث فرمائے تاکہ وہ لوگوں کو عبادت الہی کی طرف توجہ دلائیں اور اس کی یاددہانی کرواتے رہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ[1]

"اور بلاشبہ یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے بھی پیغمبر یا رسول آئے وہ سب ایک خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے اور انہوں نے اسی قوم کو سیدھے راستے پر لانے کے لیے معجزات ظاہر کیے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے مبعوث ہوئے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [2]

"اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلیئے رحمت بنا کر ہی بھیجا"

میرے مضمون کا عنوان ہے "شق القمر سے متعلق روایات کی تشریح وتوضیح" زیر نظر مقالہ میں شق القمر سے متعلق صحیحین میں موجود روایات کو جمع کیا جائے گا پھر ان کی تشریح و توضیح کی جائے گی اور منکرین احادیث کے اعتراضات کا جواب دیا جائے گا۔

اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی ایک معجزات عطا کیے۔ معجزہ اظہار صداقت ہر نبی کے ہاتھ سے ظاہر ہوا ۔حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک جتنے بھی انبیاء اس دنیا میں تشریف لائے ان تمام کی تائید صرف معجزہ ارضی سے ہوتی رہی۔

## معجزہ کی تعریف:

معجزہ دراصل نبوت کی دلیل ہوتا ہے۔ جب مخالف اور معاند پیغمبر کے ساتھ بر سر پیکار ہوتے ہیں اور پیغمبر کو کاذب، ساحر مسحور، مجنون وغیرہ کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر اور رسول کی صداقت پر معجزہ پیش کرتا ہے معجزہ دراصل خدا تعالے کا فعل ہوتا ہے جو پیغمبر کے وجود سے ظھور پذیر ہوتا ہے معجزہ پیغمبر کے بس کی چیز نہیں ہے کہ جب چاہا دکھا دیا۔ بلکہ یہ اللہ کے بس میں اور اختیار میں ہوتا ہے، وہ جب چاہے ظہور میں لائے۔

معجزہ خرق عادت چیز ہوتی ہے۔ اور وہ خلق کو عاجز کر دیتا ہے، کوئی اس کی مثل نہیں لا سکتا۔ لامحالہ عقل سلیم اس بات کو تسلیم کر لیتی ہے۔ کہ جس پیغمبر سے معجزے کا ظہور ہوا ہے۔ وہ سچا پیغمبر ہے۔ اور یہ معجزہ پیغمبر کی نبوت کی دلیل

---

[1] النحل:36

[2] الانبیاء:107

ہے معجزہ دیکھ کر بھی جو بد طینت، ضدی، ہٹ دھرم، جان بوجھ کر پیغمبر کی مخالفت سے باز نہیں آتے۔ اللہ کا عذاب انہیں ذلت کی موت مار دیتا ہے۔[3]

### معجزات نبوی:

عمومی اصطلاح میں تو معجزات نبوی سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات ہیں مگر معجزہ کا کسی بھی نبی کی ذات سے وقوع ہونا اس نبی کا معجزہ کہلائے گا۔یعنی کسی بھی نبی کی ذات سے صادر ہونے والا ایسا کام جو دوسروں کی عقل کو عاجز کر دے اور اس کا کوئی توڑ پیش نہ کیا جا سکے اور نہ ہی اس کا کوئی جواب دیا جا سکے معجزات (انبیاء) کہلائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی معجزات ہیں، ان میں سے کچھ رونما ہو کر ختم ہو چکے ہیں اور کچھ جب تک اللہ چاہے گا باقی رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن پاک ہے۔ جس میں آج تک کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ یہ معجزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ شق القمر پیغمبر اکرمؐ کے معجزات میں سے ایک ہے جس کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس معجزے کو آپؐ نے مشرکین کی درخواست پر انجام دیا۔ اس حیرت انگیز واقعے میں پیغمبر اکرمؐ نے اپنی انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا۔ یہ واقعہ بعثت کے ابتدائی ایام میں پیش آیا ہے۔ اس معجزے کے بارے میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں۔ اکثر مفسرین اس بات کے معتقد ہیں کہ سورہ قمر کی ابتدائی آیات اسی واقعے کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔[4]

## قرآن مجید میں شق القمر کا بیان

علماء کے مطابق قرآن کریم کی سورۃ القمر کی پہلی آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معجزہ کا ذکر ہے۔یعنی شق القمر کا۔ کفار کے مطالبے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے تھے۔

کافروں نے شق القمر کا یہ معجزہ دیکھنے کے بعد یہ کہ دیا کہ یہ جادو ہے اور ایسا جادو پہلے سے ہوتا آرہا ہے۔اس موقع پر قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں:

---

[3] صادق سیالکوٹی، جمال مصطفی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، نعمانی کتب خانہ

[4] فرید صدیقی، شق القمر، لبرٹی آرٹ پریس، مکتبہ جامعہ، 2008ء، ط: الاولی، ص: 24

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۔وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۔[5]

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ لیں اور کہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا جادو ہے۔ اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی، اور ہر بات کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

قرآن نے اس شق قمر کو بطور معجزہ ذکر کیا ہے۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں اس معجزہ کا ظہور ہوا۔ اسی وجہ سے قرآن نے اس کو ماضی کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا۔ بعض لوگ اس معجزہ کا انکار کر کے اس ماضی کے صیغہ کو مستقبل کے مضمون میں قرار دیتے ہیں۔ علاوہ نص قرآنی کے احادیث متواترہ سے بھی یہ ثابت ہے کہ "انشقاق قمر" کا واقعہ عہد رسالت میں پیش آیا اور بہت سے جلیل القدر صحابہ جیسے عبد اللہ بن مسعود، جبیر بن مطعم، عبد اللہ بن عباس، انس بن مالک اور حذیفہ بن الیمان وغیرہم نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔ موجودہ زمانے کے ماہرین فلکیات اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ تمام اجرام فلکیہ کثیف ہیں اور ان میں خرق والتیام ممکن ہے تمام شہاب ثاقب انہی اجرام علومیہ میں سے ہیں جن کا شکستہ ہونا اور پھر جڑ جانا ہر روز ان ماہرین کے مشاہدہ میں آتا ہے۔[6]

یعنی چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ قیامت کا وقوع اب قریب آپہنچا ہے، کیونکہ اب نظام عالم کے درہم برہم ہونے کی ابتدا ہو گئی ہے۔ چاند ایک سیارہ ہے تو جب وہ پھٹ سکتا ہے تو باقی سیارے بھی پھٹ سکتے ہیں، زمین بھی شق ہو سکتی ہے اور آسمان بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا ہے کائنات کی ہر چیز فانی ہے۔ نیز چاند کو شق کرنے کے بعد دوبارہ پہلے کی طرح جوڑ دینے میں یہ دلیل ہے کہ جس طرح یہ ایک سیارے کو توڑنے کے بعد اللہ تعالی دوبارہ ویسے ہی جوڑ سکتا ہے تو اس سارے عالم کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ اسی طرح پیدا کرنے پر بھی وہ قادر ہے۔[7]

اس آیت میں چاند کے پھٹ جانے کا ذکر ہے، یہ واقعہ ہجرت سے تقریبا پانچ سال قبل پیش آیا تھا۔ اس کی تفصیلات کئی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کتب احادیث میں مذکور ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت معطم بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ تو وہ صحابہ ہیں جو اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں جب کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایسے صحابہ ہیں جو اس واقعہ

---

[5] القمر: 1 تا 3

[6] حکیم محمود احمد ظفر، پیغمبر اسلام ﷺ اور معجزات، نشریات، لاہور، مطبوعہ میٹروپرنٹرز، لاہور، ص: 69

[7] غلام رسول سعیدی، شرح صحیح مسلم، دار العلوم نعیمیہ، کراچی، ط: التاسع، 2002ء، ج: 7، ص: 621

کے اگر چشم دید گواہ نہیں ہے لیکن انہوں نے اس واقعہ کو ایسے صحابیوں ہی سے سن کر روایت کیا ہو گا جنہیں اس واقعہ کا براہ راست علم تھا۔[8]

## شق القمر سے متعلق صحیحین میں روایات:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً , فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا .[9]

کفار مکہ نے رسول کریم ﷺ سے کسی نشانی کا مطالبہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى ، فَقَالَ : اشْهَدُوا , وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ ، وَقَالَ أَبُو الضُّحَى : عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ : انْشَقَّ بِمَكَّةَ .وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .[10]

جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ کے میدان میں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگو! گواہ رہنا اور چاند کا ایک ٹکڑا دوسرے سے الگ ہو کر پہاڑ کی طرف چلا گیا تھا اور ابوالضحیٰ نے بیان کیا، ان سے مسروق نے، ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شق قمر کا معجزہ مکہ میں پیش آیا تھا۔ ابراہیم نخعی کے ساتھ اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے، ان سے ابو نجیح نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .[11]

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بلاشک وشبہ چاند پھٹ گیا تھا۔

---

[8] دین قاسمی، تفسیر مطالب الفرقان کا علمی اور تحقیقی جائزہ، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، 2009ء، ص:229

[9] البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، دار السلام (الریاض)، ط: الاولی، 1999ء، ح:3868

[10] ایضا، ح:3869

[11] البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ح:3870

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا[12]

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند تقسیم ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(لوگو! اس کو دیکھ لو اور) گواہ بن جاؤ۔"

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا[13]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے کہ چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے (نظر آتا) تھا، اور دوسرا ٹکڑا اس سے آگے (دوسری طرف نظر آتا) تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "(اس کے) گواہ بن جاؤ۔"

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ[14]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند تقسیم ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے ڈھانپ لیا (اس پہاڑ کے پیچھے نظر آتا تھا) اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! تو گواہ رہ۔'

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمْ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ[15]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ انھیں (اپنی نبوت کی سچائی کی) کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انھیں چاند کے دو ٹکڑے ہونا دو بار دکھایا۔

---

[12] مسلم بن حجاج، ابوالحسن، صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب: انشقاق القمر، دارالسلام (الریاض)، ط: الاولی، 1999ء، ح: 7071

[13] ایضا، ح: 7072

[14] ایضا، ح: 7073

[15] ایضا، ح: 7076

# شق القمر سے متعلق روایات کی تشریح و توضیح

عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[16]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا۔

اور ابو داود (طیالسی) کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چاند پھٹ گیا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[17]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ گیا۔

اس تاریخی معجزہ کے بارہ میں روایات اتنی کثرت سے منقول ہیں کہ علامہ سبکیؒ نے انہیں متواتر کا درجہ دیا ہے۔ ابو نعیمؒ نے دلائل میں اس واقعہ کی تفصیل حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے اس طرح نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہؐ کے پاس مشرکوں کا ایک گروہ آیا جس میں ولید بن مغیرہ، ابو جہل، عاص بن وائل، عاص بن ہشام، اسود بن عبد المطلب اور نضر بن حارث بھی تھے، انہوں نے آنحضرتؐ سے کہا کہ اگر آپ واقعی سچے ہیں تو اپنی سچائی کے ثبوت میں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں، اس طرح کہ اس کا ایک ٹکڑا قبیس کی پہاڑی پر اور دوسرا ٹکڑا قعیقعان پر ہو۔ نبی اکرمؐ نے پوچھا کہ اگر ایسا ہو گیا تو کیا تم لوگ ایمان لے آؤ گے؟ کہنے لگے ہاں! وہ رات چودھویں تھی اور چاند آسمان پر پورے آب تاب کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! ان مشرکوں کا سوال پورا فرمادے۔ پھر آپؐ نے انگلی سے اشارہ کیا تو چاند اسی طرح دو ٹکڑے ہو گیا جس طرح کافروں نے کہا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابو سلمہ اور ارقم اس پر گواہ رہنا۔[18]

اسی بنا پر منکرین اسے ایک حادثہ تصور کرتے ہیں اور اس کا محل وقوع قرب قیامت کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اوپر کی تفصیلات اور صحابہ کرام کے اقوال کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ انشقاق قمر آپ کا معجزہ ہے، جو مکہ میں منی کے میدان میں رونما ہوا تھا۔ باوجود اس کے کفار و مشرکین ایمان نہ لائے اور اس معجزہ کو دیکھ کر سحر اور جادو بتانے لگے۔ سِحْرٌ مُسْتَمِر سے صاف پتا چلتا ہے کہ یہ حادثہ نہیں، بلکہ کوئی اہم واقعہ تھا۔

---

[16] مسلم بن حجاج، ابو الحسن، صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب: انشقاق القمر، ح: 7078

[17] ایضا، ح: 7079

[18] عبد الاحد قاسمی، قمر و معجزہ شق القمر، دار العلوم اسلامیہ، ایم-ایس پرنٹرس دہلی، ص: 88

**علامہ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:**

بعض عقل پرست مسلمانوں نے قربِ قیامت کی مناسبت سے یہ تاویل کی ہے کہ اس آیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شق قمر کا ثبوت نہیں، بلکہ یہ قیامت کے واقعہ کا ذکر ہے۔ لیکن اس حالت میں اول تو بے قرینہ ماضی (چاند پھٹ گیا) کو مستقبل (چاند پھٹ جائے گا) کے معنی میں لینا پڑے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر قیامت کا واقعہ ہوتا تو اس کے بعد یہ کیوں ہوتا کہ یہ کافر اگر کوئی ایسی نشانی بھی دیکھیں تو منہ پھیر لیں گے اور کہیں گے کہ یہ جادو ہے، جو ہوتا آیا ہے۔ قیامت سامنے آنے کے بعد اس کے انکار کے یہ معنی اور اس کو مستمر جادو کہنا کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مستند اور صحیح روایات کی کیوں کر تردید کی جاسکتی ہے۔[19]

علمائے اسلام نے اس مسئلہ پر بڑی عالمانہ بحث کی ہے اور بعض جزوی اختلافات کو چھوڑ کر اسے ایک مسلمہ حقیقت کے طور پر تسلیم کیا ہے، تاکہ لوگ شک وشبہ میں نہ پڑیں۔ انہوں نے اپنی بحث میں اس کی بھی وضاحت کی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ آئندہ اپنے آپ بعض شواہد کی روشنی میں اس کی صداقت ثابت ہو جائے، جیسا کہ مولانا امین احسن اصلاحی نے مزید انکشافات کے انتظار کی صراحت کی ہے۔[20] جو لوگ انشاق قمر کو تسلیم نہیں کرتے اور اسے حضور کا معجزہ نہیں مانتے انہیں اس بات سے حیرانی ہوگی کہ سائنسی نقطہ نظر سے بھی یہ واقعہ ثابت ہو چکا ہے۔ مگر چوں کہ اس معجزہ سے نبی کا مقام و مرتبہ اور انفرادیت ظاہر ہوتی ہے۔ اس لیے سائنس دان اسے منظر عام پر نہیں لانا چاہتے۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ لکھتے ہیں:

اپنی تحقیق وجستجو اور غور خوض کی خاطر کیے گئے سفروں کے دوران امریکیوں نے قریبی فاصلے سے چاند کی جو تصاویر لی ہیں وہ کچھ ایسے نشانات ظاہر کرتی ہیں جن سے اس قسم کے واقعے کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے موضوع پر کوئی بھی شخص یہ یاد کر سکتا ہے کہ سپوٹنکس کے علاوہ زمین کی سطح سے مختلف ممکنہ فاصلوں سے چاند کی لی گئی تصاویر چاند کی سطح پر ایک بڑے شگاف کے لمبے نشان کو ظاہر کرتی ہیں جو چاند کے درمیان سے چلتا ہوا ایک کونے سے دوسرے کونے تک جاتا ہے۔ یہ شگاف تقریباً ایک میل لمبا ہے۔ امریکی اسے Radley Ril کہتے ہیں۔ اس شگاف کے عمیق اور قریبی جائزے کے لیے اپالو 15 (Appolo 15) کے مشن کے نتائج سے عوام الناس کو کبھی بھی آگاہ و آشنا نہیں کیا جائے گا۔ کیوں کہ انگلینڈ کے روزنامہ گارڈین (guardain) نے 29 جولائی 1971 کی

---

[19] سلیمان ندوی، سیرۃ النبی، مجلس نشریات اسلامیہ، کراچی، 1982ء، ج:3، ص:379

[20] امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، 1979ء، ج:8، ص:92

اپنی اشاعت میں مغربی عوام کو اس خطرے سے خبر دار کیا تھا کہ اس سے مسلمانوں کو تقویت ملے گی اور وہ یہ اعلان کریں گے کہ یہ پیغمبر اسلام کے چاند کے دو ٹکڑے کرنے کے معجزے کی سچائی اور صداقت کا ایک اور ثبوت ہے۔ شاید کوئی مسلمان فلک پیما کسی روز سائنسی تحقیق کے اس کام کی ذمہ داری لے اور اس شگاف کی اصلیت پر روشنی ڈالے اور ہمیں بتائے کہ کیا یہ شگاف اس لائن کا حصہ ہے جس سے شق القمر کا معجزہ وقوع پذیر ہوا تھا۔[21]

### مشرکوں کے تقاضے کی وجہ:

مشرکین کے تقاضے کی بنیاد یہ تھی کہ ان کے عقیدے کے مطابق، روئے زمین پر صرف سحر و جادو ایسی چیز تھی جو موثر ہوتی تھی، اسی وجہ سے انھوں نے آپ سے ایسے کام کا تقاضا کیا جو خارق العادۃ (فطرت شکن) بھی ہو اور زمین پر نہیں بلکہ آسمان پر ہو۔[22]

## شق القمر سے متعلق منکرین معجزات کے اعتراضات اور ان کے جوابات

### پہلا اعتراض:

پہلا اعتراض سورۃ القمر کی پہلی آیت میں معنی کی تاویل سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں صیغہ ماضی کا معنی استقبال میں لیا جائے گا اور معنی یہ ہو گا کہ "جب قیامت قریب آجائے گی اور چاند پھٹ جائے گا" جیسا کہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور اس جیسی دوسری آیات کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ تاویل اور دلیل اس لیے غلط ہے کہ جہاں قیامت کے حوادث کا ذکر آیا ہے۔ مثلاً آسمان پھٹ جائے گا۔ ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جھڑنے لگیں گے۔ زمین پر سخت زلزلے آئیں گے۔ پہاڑ اڑتے پھریں گے وغیرہ کا ذکر ہے وہاں ان باتوں کو کفار کے سحر کہنے کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی قرآن میں ایسی آیات کے ساتھ سحر کا ذکر آیا ہے۔ کافروں کا چاند کے پھٹنے کو جادو کہنا اور اس پر کفار کی تکرار ہی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ ایک حسی معجزہ تھا جو وقوع پذیر ہو چکا ہے۔

### دوسرا اعتراض:

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اگر یہ واقعہ فی الواقع ظہور میں آچکا ہے تو لوگوں کی ایک کثیر تعداد کو اس کا علم ہونا چاہئے تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ رات کا ہے دن کا نہیں جب کہ اکثر لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر اس وقت

---

[21] حمید اللہؒ، پیغمبر اسلام، ملی پبلیکیشنز، نئی دہلی، 2009ء، ص:144

[22] مجلسی، بحار الانوار، ج:17، ص:355

آدھی دنیا میں تو ویسے سورج نکلا ہوا تھا۔ جہاں یہ واقعہ نظر نہ آسکتا تھا اور باقی آدھی دنیا میں سے بھی صرف ان مقامات پر نظر آسکتا تھا جو منیٰ کے مشرق میں واقع تھے۔ پھر اس واقعہ کا کوئی اعلان بھی نہیں ہوا تھا جیسے آج کل جنتریوں اور اخباروں سے معلوم ہو جاتا ہے یا رصد گاہوں کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے لہٰذا لوگ کوئی اس بات کے منتظر بھی نہیں بیٹھے تھے کہ چاند پھٹے تو ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ علاوہ ازیں ہم دیکھتے ہیں کہ چاند گرہن کئی گھنٹوں تک لگا رہتا ہے۔ لوگوں کو پہلے خبر بھی دی جاچکی ہوتی ہے لیکن لوگوں کی اکثریت چاند گرہن لگنے سے غافل ہوتی ہے اور یہ انشقاق قمر تو صرف ایک لمحہ کے لیے واقع ہوا تھا۔ اسے کون دیکھتا؟ اور آس پاس کے لوگوں نے شہادت دے ہی دی تھی۔

## تیسرا اعتراض:

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ ایسے اہم واقعہ کا تاریخ میں بھی ذکر ہونا چاہئے تھا۔ اس اعتراض کے کئی جواب ہیں۔ پہلا یہ کہ سب سے زیادہ مستند تاریخ حدیث کی کتابوں سے ہی دستیاب ہو سکتی ہے اور ان میں یہ واقعہ موجود ہے۔ دوسرا یہ کہ اس دور میں جیسی اور جتنی توجہ تاریخ نویسی پر دی جاتی تھی وہ سب کو معلوم ہے۔ تیسرا یہ کہ جب دنیا کے لوگوں کی اکثریت اور ایسے ہی تاریخ نویسوں نے اسے دیکھا ہی نہ تو ہو لکھیں کیا؟ اور چوتھا یہ کہ تاریخ بھی اس واقعہ کے اندراج سے یکسر خالی نہیں۔ تاریخ فرشتہ میں مذکور ہے کہ مالی بار کے مہاراجہ نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور بالآخر یہ واقعہ اس کے اسلام لانے کا سبب بنا تھا۔

## چوتھا اعتراض:

چوتھا اعتراض یہ ہے کہ ہیئت دانوں اور منجمین نے بھی اس واقعہ کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر چاند پھٹنے سے اس کی رفتار میں فرق آتا، یا وہ اپنا مدار بدل لیتا یا مدار سے ہٹ کر چلنے لگتا تو یہ باتیں اس قابل تھیں کہ ہیئت دان ان کا ذکر کرتے۔ لیکن جب ان میں سے کوئی چیز بھی واقع نہ ہوئی تو وہ کیا ذکر کریں؟

## پانچواں اعتراض:

اور پانچواں اعتراض یہ ہے کہ یہ واقعہ خرق عادت ہے اور ان کا دراصل سب سے اہم یہی اعتراض ہے جو انہیں تسلیم کرنے سے روکتا ہے اور وہ ادھر ادھر ہاتھ مارتے اور مختلف قسم کے اعتراض اور شکوک پیدا کرتے ہیں اور حقیقتاً ان کا یہ انکار اللہ کی قدرت کاملہ کا انکار ہے۔ بہر حال یہ بات بھی آج بعید از عقل نہیں رہی۔ ہر سیارے کے پیٹ میں آتشیں مادے یا پگھلتی اور کھولتی ہوئی دھاتیں موجود ہیں جن کا درجہ حرارت ہزارہا درجہ سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ یہ مہیب لاوے ان عظیم الجثہ کروں کو کسی وقت بھی دولخت کر سکتے ہیں۔ پھر ان کے مرکز کی مقناطیسی قوت جسے آج کی زبان

میں قوت ثقل کہتے ہیں اور ان جد اشدہ ٹکڑوں کو ملا کر جوڑ بھی دیتی ہے اور ایسا عمل فضائے بسیط میں ہوتا رہتا ہے۔ یہ کہکشائیں اسی طرح وجود میں آئی ہیں اور آج بھی یہ عمل بند نہیں بلکہ بدستور جاری ہے۔ علاوہ ازیں شہاب ثاقب کسی سیارے کے اس طرح سے جد اشدہ ٹکڑے کا نام ہے۔ جو کبھی علیحدہ ہو کر پھر جڑ جاتا ہے۔ کبھی فضا میں ہی گر کر گم ہو جاتا ہے اور کبھی کبھار زمین پر بھی آ گرتا ہے۔ فضائے بسیط میں جو کچھ ہو رہا ہے اگر انسان کو اس کا صحیح طور پر علم ہو جائے تو وہ ان انشقاق قمر کے واقعہ پر کبھی تعجب نہ کرے۔ انسان کو کیا معلوم کہ اللہ کی قدرتوں کا دائرہ کتنا وسیع ہے اور وہ کس قدر حکمت بالغہ سے اس نظام کائنات کو چلا رہا ہے۔[23]

## شق قمر کی تاریخی شہادت:

پاکستان کے ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبد القدیر نے تفصیل کے ساتھ ایک آرٹیکل لکھا ہے کہ ہندوستان کی ریاست مالا بار کے راجہ نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس نے ایک وفد مکہ روانہ کیا۔ وفد کی نبی (ﷺ) سے ملاقات ہوئی اور وفد کے لوگ مسلمان ہو گئے لیکن وفد واپس ہندوستان پلٹا تو راستے میں ایک آدمی کے سوا باقی سفر کی صعوبتوں کی وجہ سے فوت ہو گئے اس نے واپس آکر راجہ کو نبی (ﷺ) کے حالات بتلائے تو راجہ مسلمان ہو گیا اور اس نے مالا بار شہر میں ایک مسجد بنوائی۔[24]

## شق القمر کے متعلق احادیث کی تحقیق

### علامہ سید محمود آلوسی لکھتے ہیں:

شق القمر کے متعلق احادیث صحیح وارد ہیں۔ اور ان کے متواتر ہونے میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ غیر متواتر ہیں۔ پیر سید شریف نے شرح مواقف میں یہ لکھا ہے کہ یہ متواتر ہیں۔ اور علامہ اسکی کا بھی یہی موقف ہے ۔انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک صحیح ہے کہ چاند کا شق ہونا متواتر ہے اور قرآن مجید میں منصوص ہے۔

حضرت انس، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت حذیفہ، حضرت جبیر بن معطم اور حضرت ابن عمیر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے سے بکثرت احادیث مروی ہیں۔ البتہ ان میں سے بعض صحابہ اس وقت موجود نہ

---

[23] کیلانی، عبد الرحمن، تیسر االقرآن، مکتبہ الاسلام، لاہور، 1432ھ، ج:4، ص:333-334

[24] محمد جمیل، فہم قرآن، ابوہریرہ اکیڈمی، ج:6، ص:313

تھے۔ جیسے حضرت ابن عباسؓ اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے اور جیسے حضرت انسؓ اس وقت مدینہ میں تھے اور ان کی عمر چار یا پانچ سال تھی۔ ان کی روایات از قبیل مرسل ہیں لیکن ان سے احادیث کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چاند اس وقت دو ٹکڑے ہوا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ منی میں تھے۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ کہ یہ واقعہ تب ہوا جب آپ مکہ میں تھے ان دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان سے مراد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہجرت سے پہلے اس واقعہ کا ظہور مکہ میں ہوا۔[25]

## آیا شق القمر ایک بار ہوا تھا یا کئی بار؟

حافظ ابو الفضل عراقی نے لکھاہے کہ اس پر اجماع ہے کہ دو مرتبہ چاند شق ہوا کیونکہ عبد بن حمید نے حاکم نے اپنی تصحیح کے ساتھ ابن مردویہ نے اور امام بیہقی نے دلائل النبوہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہجرت سے پہلے میں نے مکہ میں دو بار چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھاہے لیکن حافظ عراقی کا اس پر اجماع قرار دینا نا قابل تسلیم ہے کیونکہ الواہب میں مذکور ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ چاند کی شق ہونے پر تو اجماع ہے لیکن اس کے دوبارہ شق ہونے پر اجماع نہیں ہے کیونکہ علماء حدیث میں سے کسی نے اس پر اعتماد نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو بار شق ہوا ہے۔ اور جس حدیث میں دو بار کا لفظ ہے اس سے مراد دو ٹکڑے ہیں میں کہتا ہوں کہ حافظ ابن حجر کی یہ تاویل صحیح نہیں ہے کیونکہ زیر بحث روایت میں یہ مذکور ہے کہ میں نے دو بار چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا۔ البتہ میرے نزدیک اس روایت کی صحیح تاویل یہ ہے کہ دو بار کا تعلق دیکھنے سے ہے اس کا تعلق دو ٹکڑے ہونے سے نہیں ہے۔ یعنی اس واقعہ کو انہوں نے آنکھیں مل مل کر دو بار دیکھا یہ مطلب نہیں کہ یہ واقعہ دو بار ہوا۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ امام ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کے پاس کوئی نشانی ہے جس سے ہم یہ پہچانیں کہ آپ اللہؐ کے رسول ہیں اس وقت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اہل مکہ سے کہو کہ وہ اس رات میں جمع ہو جائیں وہ ایک نشانی دیکھ لیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے اسی طرح فرما دیا پھر یہ لوگ کس رات کو جمع ہوئے وہ چاند

---

[25] محمود آلوسی، روح المعانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ط: الاولی، 1994ء، ص:74-75

کی چودھویں شب تھی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا نصف صفا پر تھا اور نصف مروہ پر انہوں نے یہ منظر دیکھا ان کا خیال تھا کہ یہ ان کی آنکھوں کا دھوکہ ہے وہ بار بار آنکھیں مل کر یہ منظر دیکھ رہے تھے سو اگر کوئی شخص یہ کہتا کہ اس نے تین بار چاند کو شق ہوتے دیکھا تھا تو یہ بھی بلا شبہ صحیح ہوتا اور اس سے یہ لازم نہ آتا کہ واقعی میں چاند تین بار دو ٹکڑے ہوا ہے اس لیے حضرت ابن مسعودؓ کے کلام کو اسی طرز پر محمول کرنا چاہیے تاکہ احادیث میں تعارض نہ ہو۔[26]

## معجزہ شق القمر اور سائنس:

معجزہ شق القمر پر سائنسی حوالے سے بھی سوالات اٹھائے جاتے ہیں۔ انکے جواب میں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ "شق القمر" کا واقعہ ایک معجزہ تھا۔ معجزہ ایک عام طبیعی عامل کے زیر اثر رونما نہیں ہوتا بلکہ اعجاز نمائی کا نتیجہ ہوتا ہے، اسکے لیے سائنسی ثبوت کا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ جب معجزہ اپنے دعوے کے اعتبار سے ہی عام قانون سے ہٹا ہوا ہے تو آپ اس کا ثبوت کیسے پا سکتے ہیں۔ معجزے کا اصل مقصد کسی نبی کی نبوت کی دلیل دینا ہوتا ہے اور ظاہر بات ہے کہ یہ دلیل انہیں کے لئے با معنی ہو سکتی ہے جن لوگوں نے ان معجزات کا ذاتی طور پر مشاہدہ کیا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے ان معجزات کا ذاتی مشاہدہ نہیں کیا ہے وہ یہ دعوی کس بنیاد پر کر سکتے ہیں کہ یہ ہوا ہی نہیں؟

اور یہ جو کہا گیا کہ کسی ستارہ شناس نے اس کا اعتراف نہیں کیا کہ اس نے چاند کے دو ٹکڑے نہیں دیکھے تو اس کا جواب یہی ہے کہ کسی ستارہ شناس نے یہ بھی نہیں کہا کہ اس نے چاند کے دو ٹکڑے نہیں دیکھے ۔

اس واقعہ کو بکثرت صحابہ اور تابعین نے روایت کیا ہے اور قرآن مجید میں اس کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے، اس کے علاوہ اہل مکہ نے مکہ کے اطراف میں لوگوں کو بھیجا تھا اور انہوں نے آکر یہ خبر دی کہ انہوں نے چاند کو شق ہوتے ہوئے دیکھا ہے کیونکہ مسافررات کو چاند کی روشنی میں سفر کرتے تھے اور انہوں نے یہ واقعہ دیکھا تھا۔[27]

## علماء کی نظر میں اس کی حیثیت:

اس واقعے کے بارے میں علمائے اسلام کا نظریہ دو طرح کا رہا ہے۔ شیعہ اور اہل سنت کے اکثر مفسرین اس واقعے کے ہونے کے قائل ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ سورہ قمر کی ابتدائی تین آیتیں اسی شق القمر کے معجزہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔[28]

---

[26] غلام رسول سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج:7، ص:621

[27] محمد طیب، سائنس اور اسلام، نفیس پریس ادارہ اسلامیات، لاہور، ص:55

دوسرا نظریہ حسن بصری، عطاء خراسانی، بلخی جیسے لوگوں کا ہے جن کا خیال یہ ہے کہ یہ آیتیں قیامت سے اور اشراط الساعۃ سے متعلق ہیں۔[29]

## شق القمر کے متعلق علماء کرام کے اقوال

**علامہ قرطبی** نے کہا ہے کہ جب آدمی کسی چیز کو قصدا دیکھنا نہ چاہے تو اس کو دیکھنے سے مانع بہت سی چیزیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی نے اہل مکہ کے علاوہ تمام روئے زمین کے لوگوں کی نگاہوں کو اس واقعہ سے پھیر لیا ہو تا کہ یہ مشاہدہ اہل مکہ کے ساتھ خاص ہو جائے جیسا کہ اور معجزات کے مشاہدہ کے ساتھ اہل مکہ خاص تھے اور دوسروں کو صرف ان کے بیان کرنے سے ان معجزات کا علم ہوا۔

**علامہ خطابی** نے کہا کہ یہ شق القمر کا معجزہ بہت عظیم معجزہ تھا اور دیگر انبیا علیہم السلام کے معجزات میں اس قسم کا کوئی معجزہ نہیں ہے، کیونکہ یہ معجزہ اس عالم طبیعی سے خارج میں واقع ہوا اور کسی شخص کی دسترس میں یہ نہیں ہے کہ وہ اس معجزہ کی نظیر لا سکے لہذا اس معجزہ کے ساتھ نبوت کو واضح کرنا بہت واضح ہے۔[30]

**علامہ سید محمود آلوسی حنفی** لکھتے ہیں کہ شق القمر کا واقعہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوا کیونکہ صحیحین اور تفسیر ابن جریر میں ہے کہ اہل مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ انھیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ نے ان کو دکھایا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا حتی کہ انہوں نے حراء پہاڑ کو ان دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

**امام بیہقی** اور **امام ابوداؤد** نے روایت کیا ہے کہ ہر طرف سے مکہ میں مسافرین آئے اور انہوں نے یہ شہادت دی کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ہے۔

**علامہ سبکی** کہتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح ہے کہ چاند کا شق ہونا متواتر ہے، قرآن مجید میں اس کی تصریح ہے اور احادیث صحیحہ میں اس کا بہ کثرت ذکر ہے۔[31]

## حاصل کلام

---

[28] طبرسی، مجمع البیان، دار لعلوم، بیروت، ج:9، ص:282

[29] حسین طباطبائی، المیزان فی تفسیر القرآن، دار الکتب اسلامیہ، بیروت، ج:19، ص:60

[30] غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، مکتبہ رضویہ، 2007ء، ج:11، ص:577

[31] ایضا، ص:574

# شق القمر سے متعلق روایات کی تشریح و توضیح

المختصر یہ کہ شق القمر پیغمبر اکرمؐ کے معجزات میں سے ایک ہے۔ اسلامی مآخذ کے مطابق آپؐ نے اس معجزے میں اپنی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا اور چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ یہ معجزہ بعثت کے ابتدائی برسوں کا ہے۔ اس معجزے کے بارے میں کچھ شکوک و شبہات پیش کئے جاتے ہیں اور بعض علمائے اسلام نے ان کا جواب بھی دیا ہے۔

مذکورہ بالا کلام سے جو نکات سامنے آتے ہیں وہ یہ ہیں:

1۔ شق قمر قرب قیامت کی بہت بڑی نشانی ہے جو ظاہر ہو چکی ہے۔

2۔ شق قمر کا معجزہ دیکھنے کے باوجود اہل مکہ نے اسے جادو قرار دیا۔

3۔ اہل مکہ اپنی خواہشات کے پیش نظر حقائق کو جھٹلایا کرتے تھے۔

4۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت اور ہر کام کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔